40651 ـ کیا غیر مسلموں کو حرام اشیا مثلا خنزیر کا گوشت فروخت کرنا جائز ہے ؟

سوال

میں جہاز ران کمپنی میں کام کرتا ہوں اور آنے جانے والی کشتیوں کے معاملات نپٹانے ہوتے ہیں، ان بحری جہازوں میں سے اکثر جہاز اجنبی ہوتے ہیں اور ان میں کام کرنے والے بھی غیرمسلم کمپنی کا مالك بعض اوقات ان بحری جہازوں کو خنزیر کا گوشت فروخت کرتا ہے، اور اس کا منافع ہمیں تقسیم کردیتا ہے، ہم ملازم ہیں اور اس رقم کو اس لیے قبول کر لیتے ہیں کہ گوشت غیر مسلموں کو فروخت ہوا ہے، اور قرآن و سنت میں کوئی نص وارد نہیں کہ غیر مسلم کو خنزیر کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے.
اور اسی طرح یہ بھی صحیح نہیں کہ ہم شراب کوقیاس بنائیں، اس لیے کہ خنزیر کا گوشت اور شراب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے پایا جاتا ہے، اگر اس کی حرمت چاہتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ شراب کی طرح اس پر بھی لعنت کرتے، لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس کے حلال ہونے میں شك ڈالنا شروع کردیا ہے، تو کیا یہ حلال ہے یا حرام ؟
اور اس لیے بھی کہ ہم اس کی فروخت میں شریك نہیں ہوئے تو اس منافع کو لینے میں ہمیں کوئی نقصان بھی نہیں، کیونکہ کمپنی کا مالك یہ رقم ہمیں بطور صدقہ دیتا ہے، تو کیا ہم مال کی اصلیت کا علم ہونے کے باوجود اس صدقہ کو قبول کرسکتے ہیں؟
اور کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صریح اور واضح حدیث ذکر ہے جس میں غیر مسلموں کو خنزیر کا گوشت فروخت کرنے کی حرمت کی تاکید بیان ہوئی ہو، اس لیے کہ اہل کتاب پر تو خنزیر کا گوشت حرام نہیں کیا گیا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

کسی بھی شخص کے جائز نہیں کہ وہ بغیر علم دین اسلام میں فتوی دینا شروع کردے، بلکہ اسے اس چیز کی خطرناکی کا علم ہونا ضروری ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے ایسے فعل کو حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا:

کہہ دیجئے کہ البتہ میرے رب نے صرف ان تمام فحش باتوں کو حرام کیا ہے جو علانیہ ہیں، اور جو پوشیدہ ہیں، اور

ہر گناہ کی بات کو اور کسی پر ناحق ظلم و زیادتی کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریك ٹھراؤ جس کی اللہ تعالی نے کوئی سند نازل نہیں کی، اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگادو جس کو تم جانتے تك نہیں الاعراف (33).

لہذا کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کہتا پھر: یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، اور اس کے پاس اس کے حرام یا حلال ہونے کی کوئی صحیح دلیل بھی نہ ہو، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، تا کہ اللہ تعالی پر جھوٹ باندھ لوسمجھ لو کہ اللہ تعالی پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں النحل (116).

دوم:

خنزیر کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے، چاہے کسی مسلمان شخص کو فروخت کیا جائے یا کافر کو، اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کسی کھانے والے کے لیے کوئی چیز حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو، یا کہ بہتا ہوا خون، یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاك ہے یا جو شرك کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو الانعام (145).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك عظیم قاعدہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

" بلا شبہ جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کردی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3488) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے " غاية المرام " (318) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 - جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں فتح مکہ والے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" بلاشبہ اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب، اور مردار، اور خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام کر دی ہے "

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مردار کی چربی کے متعلق بتائیں کیونکہ یہ چربی کشتیوں کو لگائی جاتی ہے، اور اس سے چمڑا رنگا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہیں یہ حرام ہے"

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا:

" اللہ تعالی یہودیوں کو تباہ و برباد کرے جب اللہ تعالی نے اس کی چربی حرام کی تو انہوں نے چربی کو پگھلایا اور فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1212) صحیح مسلم حدیث نمبر (1581)

جملوه: کا معنی ہے کہ انہوں نے چربی کو پگھلا لیا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مردار، اور شراب، اور خنزیر کے بارہ میں مسلمان اس میں سے ہر ایك کی حرمت پر متفق ہیں اور اس کی حرمت پر اجماع ہے.

قاضی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث کے ضمن میں یہ بھی آتا ہے کہ: جس چیز کا کھانا اور اس سے نفع حاصل کرنا جائز نہ ہو اس کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں، اور نہ ہی اس کی قیمت کھانی جائز ہو گی، جیسا کہ حدیث میں مذکور چربی کے متعلق ہے.

دیکھیں: شرح مسلم (11 / 8).

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی شراب کی حرمت میں احادیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

ان سب احادیث سے حاصل یہ ہوا کہ: اللہ تعالی نے جس چیز سے نفع اٹھانا حرام کیا تو اس کی خرید و فروخت اور اس کی قیمت کھانی بھی حرام ہو گی ، جیسا کہ اس کی صراحت کرتے ہوئے فرمایا:

" بلاشبہ جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا تو اس کی قیمت بھی حرام کردی "

اور یہ عام اور جامع کلمہ ہے جو ہر اس چیز کو دور کردیتا ہے جس سے نفع حاصل کرنا حرام ہو، اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

جس سے نفع حاصل ہواور وہ چیز بھی بعینہ باقی رہے، مثلا بت، اس سے مقصود منفعت اللہ تعالی کے ساتھ شرك ہے اور یہ علی الاطلاق سب سے بڑی معصیت اور گناہ ہے، اور اس کے ساتھ شرکیہ کتب، اور جادو، اور بدعت و گمراہی بھی ملحق ہوتی ہے، اور اسی طرح حرام تصاویر اور حرام کردہ لہو و لعب کے آلات موسیقی وغیرہ بھی، اور اسی طرح گانے والی لونڈیوں کی خریداری بھی...

دوسری قسم:

جس چیز سے نفع حاصل کیا جائے اور وہ چیز بھی ختم ہو جائے، جب اس کا سب سے بڑا مقصد حرام ہو تو اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہو گی، جیسا کہ خنزیر اور شراب اور مردار کی خرید و فروخت حرام ہے، باوجود اس کے کہ ان میں سے بعض اشیاء میں ۔ مثلا مجبور اور لاچار شخص کا مردار کھانا، اور شراب سے غصہ ختم کرنا، اور اور اس سے آگ بجھانا، اور کچھ لوگوں کے ہاں خنزیر کے بالوں سے سلائی کرنا، اور خنزیر کے بالوں اور چمڑے سے نفع اٹھانا اسے جائز کہنے والوں کے ہاں، ۔ لیکن جب یہ مقصود نہ تھے تو اسے مد نظر نہیں رکھا گیا اور اس خرید و فروخت حرام کر دی گئی.

لیکن خنزیر اور مردار کا سب سے بڑا مقصد کھانا تھا، اور شراب کا مقصد پینا ہے، تو ان میں اس کے علاوہ کسی چیز کی طرف التفات بھی نہیں کیا گیا، اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا گیا کہ:

یہ بتائیں کہ یہ چربی کشتیوں کو لگائی جاتی ہے، اور اس سے چمڑا رنگا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معنی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

" نہیں یہ حرام ہے"

دیکھیں: جامع العلوم و الحکم (1 / 415- 416).

مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا کہ:

کیا جب کسی مسلمان کو شراب اور خنزیر نہ فروخت کیا جائے تو کیا اس کی تجارت کرنی جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" جن کھانے وغیرہ کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے مثلا شراب، خنزیر وغیرہ کی تجارت کرنی جائز نہیں اگرچہ یہ کفار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو؛ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پر اور شراب نوشی کرنے والے، اور اسے فروخت کرنے والے، اور اس کی خریداری کرنے والے، اور اسے اٹھا کر لے جانے والے، اور جس کی طرف لیجائی جا رہی ہے اس پر، اور اس کی قیمت کھانے والے، اور اسے بنانے اور بنوانے والے پر لعنت فرمائی" اھ

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 49).

سوم:

اور سائل کا یہ کہنا کہ: (غیر مسلموں کو خنزیر فروخت کرنا حرام نہیں، اور قرآن و سنت میں اسے غیر مسلموں کو فروخت کرنے کی حرمت میں کوئی نص نہیں ہے) یہ قول صحیح نہیں، خنزیر کی خرید و فروخت کی حرمت پر قرآن و سنت اور علماء کرام کا اجماع کے دلائل بیان کیے جا چکے ہیں، ان دلائل کا عموم مسلمانوں اور غیر مسلموں کو خنزیر کی بیع کی حرمت پر دلالت کرتا ہے، اس لیے کہ یہ دلائل بیع کی عام حرمت پر دلالت کرتے ہیں، اور مسلمان اور کسی غیر مسلم کا فرق نہیں کرتے.

بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ: اس کی بیع کی حرمت کا مقصد اصل میں کفار پر فروخت کرنے کی حرمت ہے، تو ایسا کہنا کوئی بعید نہ ہو گا، اس لیے مسلمان کے متعلق تو اصل یہی ہے کہ مسلمان شخص خنزیر خریدتا ہی نہیں جب وہ یہ علم رکھتا ہے کہ اللہ تعالی نے اسے حرام قرار دیا ہے تو پھر وہ اس کا کیا کرے گا؟ !

اور اسی طرح سائل کا یہ کہنا: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے ہی خنزیر کا گوشت پایا جاتا ہے، اگر اس کی حرمت کا ارادہ کرتے تو اس پر بھی شراب کی طرح لعنت کرتے) یہ بھی صحیح نہیں.

کیونکہ کسی چیز کی حرمت میں یہ شرط نہیں کہ اس کام کے کرنے والے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لعنت کریں، بلکہ صرف اتنا ہی کافی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرما دیں، یا پھر یہ بتادیں کہ وہ حرام ہے، جیسا کہ خنزیر کی بیع حرام کی.

چہارم:

اور رہا مسئلہ آپ کا یہ مال لینا، تو اس سلسلے میں ہم یہی کہیں گے کہ یہ علم ہوجانے کے بعد کہ یہ رقم حرام کی ہے اس سے اجتناب کرنا اور دور رہنا ہی بہتر ہے.

خاص کر آپ کا یہ مال لینا تو تمہاری جانب سے کمپنی والے کے عمل پر اقرار کی طرح ہے، حالانکہ آپ کو چاہیے

كہ مالك كو نصيحت كريں، اور اسے اس سے منع كريں اور روكيں، تا كہ وہ اس حرام كام سے رك جائے، اور پھر جو كوئى بھى كسى چيز كو اللہ تعالى كے ليے ترك كرتا ہے اللہ تعالى اسے اس سے بھى بہتر اور اچھى چيز عطا فرماتا ہے.

اور جو رقم آپ حرمت كا علم ہونے سے قبل لے چكے ہيں ان شاء اللہ اس ميں كوئى حرج نہيں.

فرمان بارى تعالى ہے:

اور جو كوئى اللہ تعالى كى جانب سے آئى ہوئى نصيحت سن كر رك گيا تو اس كے ليے وہى ہے جو گزر چكا، اور اس كا معاملہ اللہ تعالى كے سپرد البقرۃ (275).

آپ مزيد تفصيل كے ليے سوال نمبر (2429) اور (8196) كے جوابات ضرور ديكھيں.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كو رزق حلال اور بابركت رزق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .